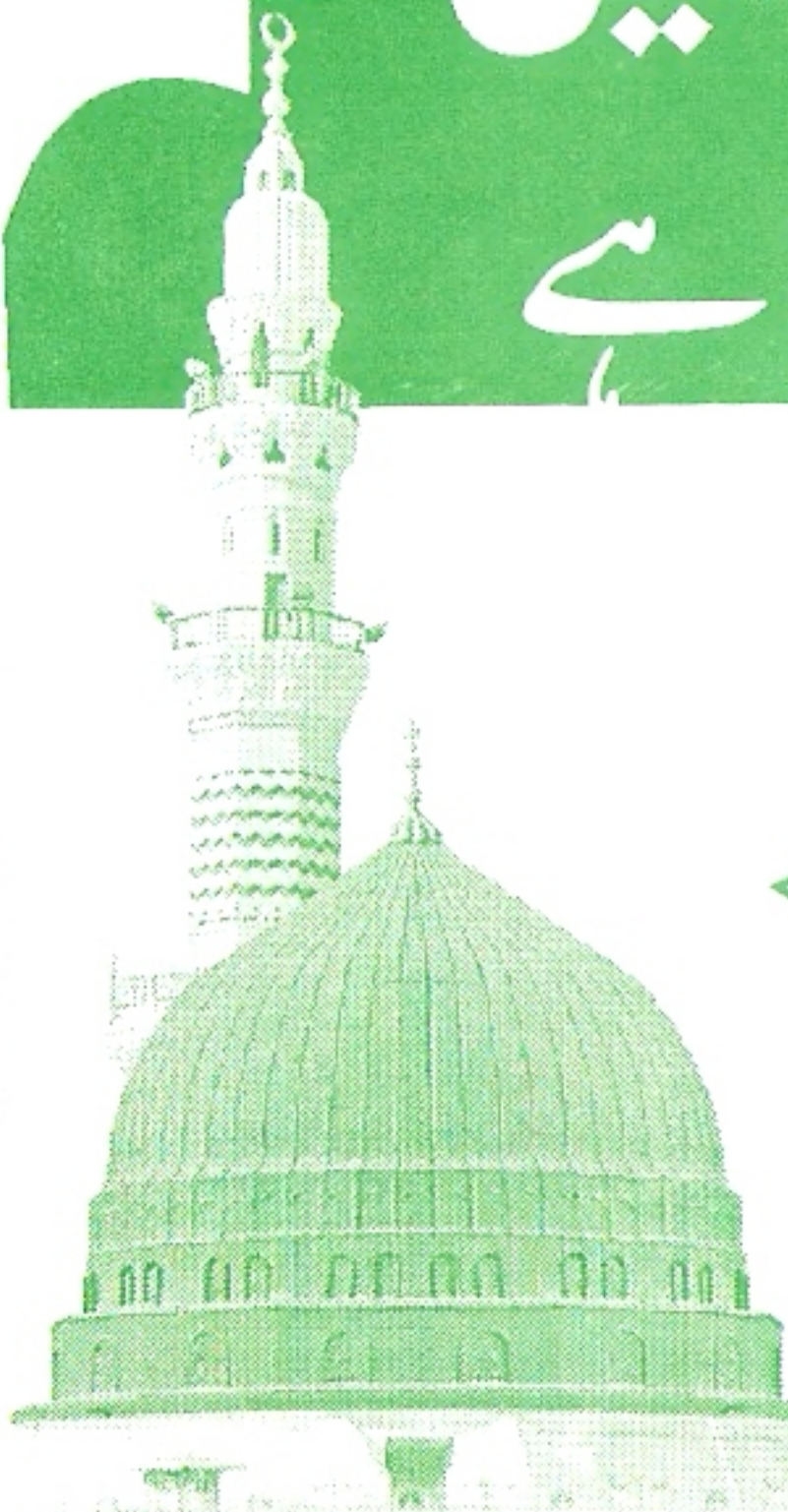


حیثیت پرستی

قربانی چار دن نہیں صرف تین دن ہے



ابواسامہ ظفر القادری بکھروی
خطیب مرکزی جامع مسجد فیضان علی
عطاری محلہ نیو سموں واہ کینٹ
0304-5803101

کتاب ملنے کا پتا: مکتبہ فیضان سنت دکان نمبر 28 لائق علی چوک واہ کینٹ

الحمد لله رب العلمین۔ والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد!

قربانی کا بیان

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت مبارکہ ہے۔ جو حضور ﷺ کی امت کیلئے باقی رکھی گئی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو قربانی کا حکم دیا گیا جیسا کہ قرآن حکیم فرقان مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے ”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ“ ترجمہ:- اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو“ (قرآن مجید پارہ نمبر ۳۰ سورۃ نمبر ۱۰۸ آیت نمبر ۲)

اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کو اللہ رب العزت نے پہلے نماز کا حکم دیا پھر نماز کے بعد قربانی کا حکم دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ نماز سے پہلے قربانی نہیں۔

اس بات کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ہوتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا۔ اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ اور جس پہلے ذبح کیا۔ وہ گوشت ہے۔ جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کیلئے تیار کر لیا۔ قربانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں“ (بخاری شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۶۹ حدیث نمبر ۵۲۲ باب الذبح بعد الصلوۃ)

معلوم ہوا۔ کہ نماز کے بعد جانور کا ذبح کرنا قربانی ہے۔ اس سے پہلے جانور کو ذبح کرنا۔ اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں

قربانی کے فضائل میں احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱:- ”حدثنا ابو عمر ومسلم بن عمرو الحداء المدنی ثنی عبد اللہ بن نافع الصائع ابی المثنی عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ ان رسول اللہ ﷺ قال ما عمل ادمی من عمل يوم النحر احب الى الله من اوراق الام انه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع من الارض مطيوبها نفسا“

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھروں سمیت آئے گا۔ اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو“ (جامع ترمذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۴۲ حدیث نمبر ۱۵۳۲)

حدیث نمبر ۲:- ”الامام احمد وابن ماجہ والحاکم وقال صحيح الاسناد عن زيد بن ارقم رضي الله عنه قال قال اصحاب رسول الله ﷺ يا رسول الله . ما هذا الاضاحی قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة“ ترجمہ:- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ کرام نے پوچھا ہم کو ان کے بارے میں کیا ملے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ان کے ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اون کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا اس کے بھی ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ اس کو روایت کیا امام احمد نے۔ ابن

ابن ماجہ نے اور حاکم نے اور امام حاکم نے کہا۔ کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳ باب ثواب الضحیۃ)

حدیث نمبر ۳:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔ جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں

(طبرانی شریف بحوالہ بہار شریعت جلد نمبر ۲ حصہ نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۸۱)

حدیث نمبر ۴:- حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا۔ کہ جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم کے سامنے حجاب بن

جائے گی (طبرانی بحوالہ بہار شریعت جلد نمبر ۲ حصہ نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۸۱)

قربانی کرنا واجب ہے

قربانی کرنا ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

حدیث نمبر ۱:- ”حدثنا مددنا یزید ح وحدثنا حمید بن مسعدہ قال نابشر

عن عبد اللہ ابن عون عن عامر ابی رملۃ قال آنبانا مخنف ابن سلیم قال ونحن

وقوف مع رسول اللہ ﷺ بعرفات قال قال یا ایہا الناس ان علی اهل کل بیت

فی کل عام اضحیۃ“ ترجمہ:- حضرت مخنف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اے لوگوں ہر گھر والوں پر سال میں

ایک دفعہ قربانی ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۱ حدیث نمبر ۱۵۱۵ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۲:- ”حدثنا ہارون بن عبد اللہ قال نا عبد اللہ بن یزید قال حدثنا

سعید بن ابی ایوب قال حدثنی عیاش بن عباس الفقیانی عن عیسیٰ بن ہلال ن

الصدفی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی ﷺ قال امرت بیوم

الاضحیٰ عیداً جعلہ اللہ بھذہ الامۃ قال الرجل ارایت ان لم اجد الا منیحة انشی

افاضحی بها قال لا ولكن تاخذ من شعرک واطفارک وتقص شاربک وتحلق
عانتک فتلك تمام اضحیتک عند الله“

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے قربانی کے روز عید منانے کا جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مقرر فرمائی ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ کہ اگر مجھے کچھ میسر نہ آئے۔ سوائے اس اونٹنی اور یا بکری وغیرہ کے جو دودھ پینے کیلئے عاریتاً یا کرائے پر ملی ہو تو کیا اسی کی قربانی پیش کر دوں؟ فرمایا نہیں لیکن تم اپنے بال کتر و اوناخن کاٹو موچھیں پست کرو اور موئے زیر ناف صاف کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بس یہی تمہاری قربانی ہے (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۱ حدیث نمبر ۱۰۱۶ طبع لاہور)

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود قربانی کرتے تھے“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو قربانی کا حکم دیا اور خود بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی دیا کرتے تھے ملاحظہ فرمائیے

حدیث نمبر:- ”حدثنا احمد بن صالح قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرني حيوة قال حدثني ابو صخر عن ابن قسيط عن عروه بن زبير عن عائشه . ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بكبش اقرن يطاء في سواد وينظر في سواد ويبرل في سواد فاتى به فضحى به فقال يا عائشه هلمى المديّة ثم قال اشحديها بحجر ففعلت فاخذها واخذ الكبش فاضجعه فذبحه وقال بسم الله اللهم تقبل من محمد وال محمد ومن امة محمد ثم ضحى به“

ترجمہ:- عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کیلئے حکم فرمایا۔ جس کے سینگ سیاہ۔ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضاء سیاہ ہوں پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے فرمایا اے عائشہ! چھری تو لاؤ۔ پھر فرمایا۔ اسے پتھر پر تیز کر لینا پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی۔ اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا۔ اور ذبح کرنے

لگے۔ تو فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! اسے قبول فرما محمد کی طرف سے آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کر دی (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۲ حدیث نمبر ۱۰۱۹ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۲:- ”حد ثنا موسیٰ بن اسمعیل قال ناوہیب عن ایوب عن ابی قلابہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحر سبع بدنات بیدہ قیاما وضحی بالمدينة بکبشین اقرنین املحین“ ترجمہ:- حضرت ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر کے سات اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے۔ اور مدینہ منورہ میں دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی۔ جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۳ حدیث نمبر ۱۰۲۰ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۳:- ”حد ثنا مسلم بن ابراہیم ناہشام عن قتادہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبر ویسمی ویصع رجلہ علی صعحتہما“ ترجمہ:- حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے چتکبرے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی۔ ذبح کرتے وقت تکبیر و تسمیہ کہی اور اپنا دست مبارک ان کے سینے پر رکھا (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۳ حدیث نمبر ۱۰۲۱ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۴:- ”حد ثنا ابراہیم بن موسیٰ الرازی قال نا عیسیٰ قال نا محمد بن اسحق عن یزید ابن ابی حبیب عن ابی عیاش عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجہہما قال انی وجہی للذی فطر السموات والارض علی ملة ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین

لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم منک ولک عن محمد
وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح“ ترجمہ:- حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز دو مینڈھے سینگوں والے، چتکبرے خسی ذبح فرمائے جب انھیں قبلہ
رو کیا تو کہا بے شک میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا
کیا ہے۔ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہے۔ ایک خدا کا ہو کر اور میں مشرکوں میں
سے نہیں ہوں بے شک میری نماز۔ میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے۔ جو
تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا۔ اور میں مسلمانوں
سے ہوں۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے اور تیرے لئے ہے، محمد اور اسکی امت کی جانب سے اللہ
کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح فرمایا (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۳ حدیث
نمبر ۱۰۲۲ طبع لاہور مسند احمد، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

”میت کی طرف سے قربانی کرنا“

اگر کوئی آدمی فوت شدہ ہو۔ تو اسکے ایصال ثواب کیلئے جانور ذبح کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک ہے ”حد ثنا عثمان ابن ابی شیبہ قال ناشریک عن ابی
الحسن عن الحکم عن حنش قال رایت علیا رضی اللہ عنہ یضحی بکبشین
فقلت له ما هذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی اضحی عنہ
فاما اضحی عنہ“ ترجمہ:- حضرت حنش کا بیان ہے۔ کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو
دبے قربانی کرتے ہوئے دیکھا۔ تو عرض گزار ہوا۔ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی۔ اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ ایک قربانی میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیش کر رہا ہوں (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۱ حدیث نمبر ۱۰۱۷ طبع لاہور)

”قربانی صرف تین دن ہے“

پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھا۔ کہ قربانی کتنا بڑا فضیلت والا کام ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خود

بڑے اہتمام کے ساتھ قربانی کیا کرتے تھے۔ اگر ایسا کام اپنے وقت میں نہ کیا جائے اور ضائع ہو جائے۔ تو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور محنت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:- ”حدثنی عن مالک عن ابن سعید عن عباد بن تمیم ان عویمر بن اشقر ذبح ضحیتہ قبل ان یغد ویوم الاضحی وانہ ذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یعود بضحیۃ اخری“ ترجمہ:- حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے۔ کہ حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ نے عید الاضحیٰ کے روز صبح سویرے ہی اپنی قربانی کر لی۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے انہیں دوبارہ قربانی کا حکم فرمایا (موطا امام مالک صفحہ نمبر ۴۰۶ کتاب الضحایا باب نمبر ۳ طبع لاہور) اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ قربانی اگر وقت سے پہلے کر لی جائے۔ تو وہ ضائع ہو جاتی اور دوبارہ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ تو اسی طرح اگر وقت ختم ہو جائے تو قربانی ضائع جاتی ہے۔ تو آئیے دیکھتے ہیں۔ کہ قربانی کتنے دن ہے۔ شمس الائمہ امام سرخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”قربانی کا ادا کرنا ایام نحر میں جائز ہے۔ اور ہمارے نزدیک ایام نحر صرف تین دن ہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ایام نحر تین دن ہیں۔ ان میں پہلا دن افضل ہے اور جب تیسرے دن سورج غروب ہو جائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں (شمس الائمہ محمد بن احمد سرخی حنفی۔ مبسوط جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۹ طبع بیروت)

فقہ حنفی کے اس مسئلہ یعنی قربانی تین دن ہے۔ کے دلائل ملاحظہ فرمائیے
امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور سفیان ثوری اور جمہور علماء صرف تین دن قربانی مانتے ہیں پہلی دلیل قرآن حکیم سے

”قربانی تین دن ہے پر استدلال قرآن حکیم سے“

اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:- ”ویدکرو اسم اللہ فی ایام معلومات علی

ما رزقهم بهيمة الانعام“ ترجمہ:- اور وہ ایام معلومات میں جانوروں پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیں اس آیت کے تحت ابو بکر رازی الجصاص فرماتے ہیں ”لما ثبت ان النحر فيما يقع عليه اسم الايام وكان اقل ما يتناوله اسم الايام ثلاثة وجب ان يثبت الثلاثة وما زاد لم تقم عليه الدلالة فلم يثبت“ (احکام القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۳۵)

ترجمہ:- جب کہ امر ثابت ہے کہ ایام معلومات سے مراد ایام ذبح ہیں اور لفظ ایام کی دلالت کم از کم تین دنوں پر ہے تو تین دن تو یقیناً ثابت ہو گئے۔ اور تین دن سے زیادتی پر کوئی دلیل وہ ثابت نہیں

”ایام نحر تین دن ہیں پر استدلال حدیث سے“

حدیث نمبر ۱:- ”عن سلمه بن اكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالته وفي بيته منه شيء“ ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تیسرے دن صبح کے بعد قربانی کا گوشت نہ ہو (۱) بخاری شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۷۲ حدیث نمبر ۵۳۱ طبع لاہور (۲) شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۶۷ حدیث نمبر ۲۹۹۲ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۲:- ”عن عائشه قالت الضحية كذا نملح منه فنقدم به الى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فقال لا تاكلوا الاثلاثة ايام“ ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ چھوڑتے تھے۔ اور مدینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو۔

(بخاری شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۷۲ حدیث نمبر ۵۳۲ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۳:- ”قال ابو عبيد ثم شهدته مع علي بن ابي طالب فصلى قبل الخطبة ثم خطب الناس فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاكم ان تاكوا

الحوم نسککم فوق ثلث“ (شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۶۳ حدیث نمبر ۱۹۸۲)

ترجمہ:- ابو عبید نے کہا پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید پڑھی۔ انہوں نے پہلے عید پڑھائی پھر لوگوں کے خطبہ سنایا پھر فرمانے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۷۳ حدیث نمبر ۵۳۳ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۴:- ”عن عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلو امن الاضاحی ثلثاً“ ترجمہ:- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ (بخاری شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۷۳ حدیث نمبر ۵۳۴ طبع لاہور) (شرح صحیح مسلم شریف جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۶۴ حدیث نمبر ۴۹۸۵)

حدیث نمبر ۵:- ”عن عبد اللہ بن واقد قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل لحوم اضحایا بعد ثلاث“ ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (دن) کے بعد قربانی کا گوشت منع فرمایا [۱] (۱) شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۶۵ حدیث نمبر ۴۹۸۸ طبع لاہور (۲) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۴۴۶ حدیث نمبر ۶۳۳ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۶:- ”عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نہی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث“ ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (دن) کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (۱) شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۶۵ حدیث نمبر ۴۹۸۹ (۲) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۴۴۷ حدیث نمبر ۶۳۳ طبع لاہور) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا چنانچہ فقہانے ان روایات سے یہ استدلال فرمایا۔ کہ قربانی تین دن ہے کیونکہ

اگر قربانی چار دن ہوتی۔ تو آپ چار دن تک گوشت رکھنے کی اجازت فرماتے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک گوشت کھانے کو محدود کرنا۔ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ قربانی چار دن نہیں بلکہ تین دن ہے۔ گوشت تین دن رکھنے کی ممانعت تو اب ختم ہو گئی ہے مگر قربانی اب بھی تین دن ہی ہے۔ جیسا کہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے تین دن قربانی پر استدلال فرمایا ہے

”صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے قربانی تین دن ہے کا ثبوت“

اصول حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ جس چیز کو قیاس سے نہ بتایا جاسکے تو اگر اس کی خبر صحابہ کرام دیں تو حکماً مرفوع ہے۔ اور قربانی کے ایام کی مقدار قیاس سے نہیں متعین کی جاسکتی پس صحابہ کرام نے ایام کی مقدار جو بھی بیان کی ہے وہ حدیث رسول ﷺ کے حکم میں ہے۔

حدیث نمبر ۱:- چنانچہ خلیفہ ثانی محدث بالصواب امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عن ماعز بن مالک الثقفی ان اباہ سمع عمر یقول انما النحر فی هذه الايام الثلاثه“ ترجمہ:- ماعز بن مالک ثقفی فرماتے ہیں۔ کہ ان کے باپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہ قربانی تین دنوں میں ہے (۱) محلی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۷۷ (۲) مختصر الکرنی بحوالہ بنایہ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۷۷

حدیث نمبر ۲:- فقیہ امت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”حدثنی یحییٰ عن مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحی“ ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی عید اور اس کے دو دن بعد ہے۔ (موطا امام مالک صفحہ نمبر ۴۱۰ کتاب الضحایا حدیث نمبر ۱۳ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۳:- امیر المؤمنین خلیفہ چہارم حسین الحقائق والمطالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عن ابی لیلیٰ عن المنہال بن عمرو عن زر عن علی قال النحر ثلاثه ايام افضلها اولها“ ترجمہ:- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قربانی تین دن

۱۱
ہے اور ان میں افضل پہلا دن ہے

(عمدة القاری شرح بخاری عینی جلد نمبر ۲۱ صفحہ نمبر ۱۲۸) (محلی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۷۷۷)

(روح المعانی جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۲۵) (موطا امام مالک صفحہ نمبر ۲۱۰ کتاب الضحایا)

نوٹ :- اس حدیث کے دو راویوں پر ابن حزم کا اعتراض ہے پہلے راوی ابن ابی لیلیٰ اور دوسرے راوی منہال بن عمرو۔

ابن ابی لیلیٰ پر یہ اعتراض ہے۔ کہ وہ بد حافظہ تھے۔ تو جواباً گزارش ہے۔ کہ ابن ابی لیلیٰ صحاح کے راوی ہیں۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی، ابن ماجہ نے ان کی احادیث کو روایت کیا ہے دوسری بات یہ کہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ زائدہ نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ تمام اہل دنیا سے زیادہ فقیہ تھے امام عجل نے کہا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ، صاحب سنت، بے حد سچے اور جائز الحدیث تھے۔ قرآن کے عالم اور لوگوں میں حسب کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۳۰۲)

دوسرا راوی منہال ہے اس پر ابن حزم کا اعتراض ہے۔ کہ وہ مجروح ہے۔

جواب :- اس کے جواب میں عرض ہے کہ اولاً تو امام بخاری، نسائی ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ یہ سارے ائمہ منہال سے روایت کرتے ہیں۔ ابن معین اور نسائی نے تصریح کی ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ ابوالحسن القطان نے کہا۔ کہ جب عجل اور ابن معین جیسے ائمہ منہال کی توثیق کر چکے ہیں تو ابن حزم ظاہری کی جرح کا کیا اعتبار ہے (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۳۲۰)

حدیث نمبر ۴ :- رئیس المفسرین مفسر قرآن صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عن وکیع عن ابی لیلی عن المنہال عن سعید بن

حبیر عن ابن عباس النحر ثلاثة ايام“ ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں۔ قربانی تین دن ہے (احکام القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۳۳ محلی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۷۷۷)

”زجاجة المصابيح“ میں امام طحاوی کے حوالے سے ہے ”عن ابن عباس قال الاضحى ثلاثة ايام يومان بعد يوم النحر رواه الطحاوى بسند جيد ورواه امامنا ابو حنيفة عن ابراهيم نحوه“ ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے کل تین دن ہیں۔ ایک عید کا اور دو عید کے بعد کے دن، امام طحاوی نے اس حدیث کو جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ (زجاجة المصابيح جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۵۹ حدیث نمبر ۱۹۱۵ طبع لاہور)

حدیث نمبر ۵:- رئیس الحفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عن یزید بن الحباب عن معاویہ بن صالح حدثنی ابو مریم سمعت ابا ہریرہ یقول الاضحی ثلاثة ايام“ ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ قربانی تین ہے۔ (محلی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۷۷۷)

نوٹ:- اس روایت کی سند میں ایک راوی ہے حزم معاویہ بن ابی صالح، غیر مقلدین کے محدثین خصوصاً ابن حزم کہتے ہیں کہ وہ قوی نہیں۔

جواب:- یہ سب جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ کیونکہ صحاح ستہ مصنفین خصوصاً امام مسلم ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ معاویہ ابن صالح سے احادیث روایت فرماتے ہیں نیز ابوطالب اور ابن معین نے کہا۔ یہ ثقہ ہیں عجلی اور نسائی نے توثیق کی۔ ابن فراش نے کہا۔ کہ یہ صدوق ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا بزاز نے کہا۔ کہ ثقہ ہیں اور بہت سے نے کہا ثقہ ہیں (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۲۰۹ تا نمبر ۲۱۱)

حدیث نمبر ۶:- خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”عن وکیع عن شعبہ عن قتادة عن انس قال الاضحى يوم النحر ويومان بعده“ ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قربانی عید اور دو دن بعد ہے۔ (سنن بیہقی بحوالہ بنیہ جلد نمبر ۴ صفحہ

نمبر ۱۱، محلی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۳۷۷، زجاجة المصالح جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۶۰ حدیث نمبر

(۱۹۱۶)

نوٹ:- یہ وہ سند ہے جس کی صحت پر ابن حزم طاہری جو غیر مقلدین کے رئیس ہیں۔ ان کو بھی ایمان لانا پڑا چنانچہ لکھتے ہیں ”ولا یصح شئی من هذا کله الا عن انس وحده“ ترجمہ:- اور باقی تمام صحیح نہیں ہیں سوائے ایک انس کی روایت کے (محلی ابن حزم طاہری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۳۷۷) باقی روایات آپ نے ملاحظہ فرمائیں وہ بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔ صرف ابن حزم طاہری صاحب کی ہٹ دھرمی ہے۔ چلو انس رضی اللہ عنہ والی بات تو صحیح مانی۔

حدیث نمبر ۷:- صاحب استدکار نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ قربانی تین دن ہے (یعنی علی الہدایہ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۱) تو ان روایات صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ قربانی تین دن ہے اور اسی بات پر تمام امت کا اجماع و عمل ہے سوائے چند لوگوں کے اللہ رب العزت حق کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

”چار دن قربانی کہنے والوں کے دلائل کا محاسبہ“

پہلی دلیل:- ”عن معاویہ بن یحییٰ عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال ایام التشریق کلها ذبح“ ترجمہ:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔

اس دلیل کا رد:- یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ اس حدیث کی سند میں معاویہ بن یحییٰ ہے جس کے بارے میں۔ نسائی ابن معین اور علی بن مدینی نے فرمایا کہ یہ ضعیف ہے اور ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں بیان کیا۔ کہ یہ حدیث اس سند کے ساتھ موضوع ہے (بنایہ علی الہدایہ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۱ عمدۃ القاری جلد نمبر ۲۱ صفحہ نمبر ۱۴۸) اسی معاویہ بن یحییٰ کے بارے میں غیر

مقلدین کے ممدوح اور اسماء الرجال کے ماہر ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جوز جانی نے کہا۔ یہ ذاہب الحدیث ہے ابو زرہ نے کہا قوی نہیں۔ اس کی احادیث منکرہ ہیں ابو حاتم نے کہا ضعیف ہے۔ ابو داؤد اور نسائی نے کہا غیر ثقہ ہے۔ نسائی نے ایک جگہ کہا ضعیف ہے دوسری جگہ کہا یس بشی۔ ابن ساجی نے کہا۔ اس کی احادیث بہت ضعیف ہیں۔ امام بخاری نے ضعفاء میں شمار کیا امام زہری نے کہا اس کی احادیث منکرہ اور موضوعات کے مشابہ ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۲۱۹ تا نمبر ۲۲۰) اس حدیث کے بارے میں ابن حجر فرماتے ہیں ”ابن عدی نے اس حدیث کو ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے اور کہا۔ کہ یہ معاویہ بن یحییٰ کی وجہ سے ضعیف ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا یہ حدیث اس سند کے ساتھ موضوع ہے۔ بہر حال یہ سارا کرشمہ معاویہ بن یحییٰ کا ہے کہ جس نے یہ بات اپنے دل سے گھڑ کر امام زہری کے سر لگا دی ورنہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے پناہ عطا فرمائے۔

دوسری دلیل:- ”عن سوید بن عبدالعزیز عن سلیمان بن موسیٰ عن عبدالرحمان بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ ﷺ کل ایام التشریق ذبح“ ترجمہ:- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ایام تشریق ذبح ہے (مواد الطمان الی زوائد ابن حبان صفحہ نمبر ۲۳۹)

اس دلیل کا رد:- اس حدیث کی سند میں سوید بن عبدالعزیز ہے اس کے بارے میں ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”امام احمد بن حنبل نے کہا۔ یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن معین نے کہا۔ یس بشی۔ یہ کچھ بھی نہیں۔ مزید کہا یہ ضعیف ہے اور احکام قربانی میں اس کی روایت جائز نہیں۔ امام بخاری اور ابن سعد نے کہا اس کی احادیث منکرہ ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے کہا۔ ضعیف ہے دارمی نے کہا۔ یہ حدیث میں غلط بیانی کرتا ہے۔ امام ترمذی نے کہا کثیر الغلط تھا۔ امام نسائی نے کہا غیر ثقہ تھا۔ خلال نے کہا ضعیف تھا بزاز نے کہا۔ اس کا حافظہ نہ تھا (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۷۷)

اس روایت کے بارے میں حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ سے سنئے فرماتے ہیں ”بزاز نے اس کو اپنی مسند میں روایت کیا اور کہا۔ ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں۔ لہذا یہ حدیث منقطع ہے۔ (بنایہ علی الہدایہ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۱)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنئے ”امام احمد ابن حبان، اور بزاز نے اس حدیث کو جبیر بن مطعم سے روایت کیا۔ اور بزاز نے کہا۔ یہ حدیث منقطع ہے، دارقطنی نے مختلف دوسندوں سے اس کو اخراج کیا اور دونوں میں ضعیف ہے بیہقی نے اس کو ایک سند سے روایت کیا اور کہا یہ منقطع ہے۔ (درایہ علی الہدایہ الاخرین صفحہ نمبر ۴۴۶)

لہذا حدیث منقطع اور ضعیف سے استدلال بے کار ہے۔

تیسری دلیل:- ”عن عبد اللہ بن موسیٰ عن ابن ابی لیلیٰ عن الحکم بن عقیبہ عن مقسم عن ابن عباس قال الايام المعلومات يوم النحر وثلاثة ايام بعده“ ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ايام معلومات عید اور اس کے بعد تین دن ہیں (محلّی ابن حزم جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۳۷۷)

اس دلیل کا رد:- اس سند کے ایک راوی ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ یہ وہ ہی راوی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سندوں میں تھے۔ جنہیں جمہور نے پیش کیا تھا۔ وہاں ابن حزم نے ان سندوں کو یہ کہہ کر رد کر دیا تھا۔ کہ ابن ابی لیلیٰ بد حافظہ ہیں۔ حیرت ہے کہ اس قدر جلد ابن ابی لیلیٰ پر کیا ہوا اعتراض جو اسی صفحہ پر موجود ہے ابن حزم صاحب کے حافظہ سے کیسے نکل گیا۔ یعنی اپنے حافظے کا یہ حال ہے چلیے ابن ابی لیلیٰ کو جانے دیجئے یہ ہیں۔ اس سند کے ایک اور راوی عبید اللہ بن موسیٰ انکے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”امام احمد بن حنبل نے کہا عبید اللہ بن موسیٰ احادیث میں غلطی کرتا تھا۔ اس نے روایات سوء اور احادیث روئیہ بیان کی ہیں۔ صاحب منا کیر تھا۔ میں نے اس کو مکہ میں دیکھا۔ اور اعراض کر لیا۔ ابن سعد نے کہا۔ وہ تشیع کو ثابت کرنے کیلئے احادیث منکرہ روایت کرتا تھا، اس وجہ سے اس کو اکثر لوگوں نے ضعیف قرار

دیا ابو مسلم بغدادی نے کہا عبداللہ بن موسیٰ متروکین میں تھا۔ امام احمد نے اس کے تشیع کی وجہ اس کی روایات کو ترک کر دیا تھا۔ (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۵۲ تا ۵۳)

یہ روایت مجروح السند ہونے کے ساتھ ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث کے معارض ہے جس میں آپ نے فرمایا قربانی صرف تین دن ہے۔

لہذا چار دن قربانی نہ صرف قرآن و سنت کے خلاف ہے بلکہ جمہور اور اجماع امت کے بھی خلاف ہے۔ جو روایات چار دن کی ہیں۔ وہ وضع ضعیف اور جرح کے بغیر نہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں اور قربانی تین دن ہیں والی روایات صحیح السند ہیں۔ لہذا قبول ہیں۔

اللہ رب العزت حق واضح ہو جانے کے بعد اس کو قبول کرنے اور باطل سے دور رہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

کتاب ملنے کے پتے

- (1):- مکتبہ فیضان سنت لائق علی چوک واہ کینٹ
- (2):- غوثیہ کتب خانہ مین بازار نواب آباد واہ کینٹ
- (3):- مکتبہ المدینہ 27 ایریا مارکیٹ گدوال واہ کینٹ
- (4):- بخاری دواخانہ تھانہ روڈ فتح جنگ
- (5):- حنیف بک ڈپو بکھر بار ضلع سرگودھا
- (6):- زہیب میڈیکل سٹور المدینہ مارکیٹ مین بازار جھاریاں سرگودھا
- (7):- مکتبہ قادریہ عطاریہ ڈھیری حسن آباد نزد عثمانیہ مسجد راولپنڈی
- (8):- احسان بھٹی کریانہ سٹور مین بازار جھاریاں سرگودھا
- (9):- فاروق ٹریڈرز مین بازار جھاریاں سرگودھا
- (10):- بغدادی کتب خانہ HMC مارکیٹ ٹیکسلا